بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائیڈوں سے بڑی مونچھیں رکھنے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بڑی مونچھیں رکھنا کیسا ہے؟ اسی طرح کسی کی مونچھیں سائیڈوں سے بڑی ہیں، اور ہونٹوں پہ نہیں ہیں، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

مونچھیں اتنی بڑی رکھنا کہ منہ میں آئیں، یہ حرام وگناہ ہے، اور یہ مشرکین، مجوسیوں، یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے، اور سنت یہ ہے کہ مونچھوں کو اتنا پست کرے، کہ بھنوؤں کی طرح ہوجائیں، یعنی اوپر والے ہونٹ کے اوپری کنارے سے نیچے نہ لٹکیں۔

البتہ! اگر صرف مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے ہوں، اور اوپر سے پست ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں، کہ بعض اسلاف سے اسی طرح کی مونچھیں رکھنا ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جزوا الشوارب وارخوا اللحی۔ خالفوا المجوس"

ترجمہ: مونچھیں کترو، اور داڑھیاں چھوڑو، اور مجوس کی مخالفت کرو۔ (صحیح مسلم، صفحہ 115، حدیث: 260، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من لم یأخذ من شاربہ فلیس منا"

ترجمہ: جو شخص اپنی مونچھ میں سے نہ لے (یعنی اپنی مونچھیں نہ ترشوائے) تو وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے)۔ (سنن الترمذي، صفحہ 1014، حدیث: 2761، دار ابن کثیر)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں: "مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں، حرام وگناہ وسنتِ مشرکین و مجوس ویہود ونصارٰی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 684، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی عالمگیری میں ہے

"ویاخذ من شاربه حتی یصیر مثل الحاجب كذا فی الغیاثیة، وكان بعض السلف یترك سبالیه وهما اطراف الشوارب كذا فی الغرائب، ذكر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتقصیره ان یؤخذ حتی ینقص من الاطار وهو الطرف الاعلی من الشفة العلیا"

ترجمہ: اوروہ اپنی مونچھ میں سے لے (یعنی مونچھ کتروائے) یہاں تک کہ وہ ابرو کی مثل ہو جائے، ایسا ہی غیاثیہ میں ہے۔ **اور بعض سلف اپنی مونچھوں کے کنارے چھوڑ دیتے تھے، ایسے ہی غرائب میں ہے۔** شرح الآثار میں امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ذکر کیا ہے: بے شک مونچھ کو کتروانا اچھا ہے اور اس کو کتروانے کی صورت یہ ہے، کہ وہ اتنی کتروا دے، کہ وہ اوطار سے کم ہو جائے اور اوطار اوپر والے ہونٹ کا اوپری کنارا (بالائی حصہ) ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، جلد5، صفحہ 358، مطبوعہ: کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے

”والقص منہ حتی یوازی الحرف الاعلی من الشفۃ العلیا سنۃ بالاجماع“

ترجمہ: اور مونچھ کو کتروانا یہاں تک کہ وہ اوپر والے ہونٹ کے اوپری کنارے کے برابر ہو جائے، بالاجماع سنت ہے۔“ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد9، صفحہ 671، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکیں اور ایک روایت میں مونڈانا آیا ہے۔ اور مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں بعض سلف کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ 16، صفحہ 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4810

تاریخ اجراء: 15 رمضان المبارک 1447ھ/05 مارچ 2026ء